

## 10680-خاوند اور بیوی کے حقوق کیا ہیں

سوال

کتاب و سنت کے مطابق بیوی کے اپنے خاوند پر کیا حقوق ہیں؟  
یادوں سروں معمون میں خاوند کی اپنی بیوی کے بارہ میں کیا ذمہ داریاں ہیں اور اسی طرح بیوی کی اپنے خاوند کے بارہ میں کیا ذمہ داریاں ہیں؟

پسندیدہ جواب

مشمولات

- اول : صرف بیوی کے خاص حقوق :
- دوم : بیوی پر خاوند کے حقوق :

دین اسلام نے خاوند پر بیوی کے کچھ حقوق رکھے ہیں، اور اسی طرح بیوی پر بھی اپنے خاوند کے کچھ حقوق مقرر کیے ہیں، اور کچھ حقوق تو خاوند اور بیوی دونوں پر مشترکہ طور پر واجب ہیں۔  
ذیل میں ہم ان شاء اللہ خاوند اور بیوی کے ایک دوسرے پر کتاب و سنت کی روشنی میں حقوق کا ذکر کریں جس کی شرح میں اہل علم کے اقوال کا بھی ذکر کیا جائے گا۔

اول : صرف بیوی کے خاص حقوق :

بیوی کے اپنے خاوند پر کچھ تومالی حقوق ہیں جن میں مهر، نفقة، اور رہائش شامل ہے۔

اور کچھ حقوق غیر مالی ہیں جن میں بیویوں کے درمیان تقسیم میں عدل انصاف کرنا، اچھے اور حسن انداز میں بودباش اور معاشرت کرنا، بیوی کو تکلیف نہ دینا۔

1- مالی حقوق :

1- مهر :

مہروہ مال ہے جو بیوی کا اپنے خاوند پر حق ہے جو عقد یا پھر دخول کی وجہ سے ثابت ہوتا ہے، اور یہ بیوی کا خاوند پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے واجب کردہ حق ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے) دو النساء (4)۔

اور مہر کی مشروطیت میں اس عقد کے خطرے اور مقام کا اظہار اور عورت کی عزت و تحریم اور اس کے لیے اعواز ہے۔

مہر عقد نکاح میں شرط نہیں اور نہ ہی جس سور فقہاء کے ہاں یہ عقد کارکن ہے، بلکہ یہ تو اس کے آثار میں سے ایک اثر ہے جو اس پر مرتب ہو اب ہے، اگر کوئی عقد نکاح بغیر مہر ذکر کیے ہو جائے تو بااتفاق جسور علماء کے وہ عقد صحیح ہو گا۔

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(اگر تم عورتوں کو بغیر ہاتھ لگانے اور بغیر مهر مقرر کیے طلاق دے د تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں) البقرۃ(236)۔

تو ہاتھ لگانے یعنی دخول سے قبل طلاق کی اباحت عقد نکاح میں مهر کے ذکر نہ کرنے پر دلالت کرتی ہے۔

اور اگر عقد میں مهر کا نام نہیں لایا گیا تو خاوند پر مہر واجب ہوگا، اور اگر عقد نکاح میں ذکر نہیں کیا جاتا تو پھر خاوند پر مہر مثل واجب ہوگا، یعنی اس جیسی دوسری عورتوں جتنامہر دینا ہوگا۔

ب-ننان و نفقة :

علماء اسلام کا اس پر اجماع ہے کہ بیویوں کا خاوند پر ننان و نفقة واجب ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اگر عورت اپنا آپ خاوند کے سپرد کر دے تو پھر نفقة واجب ہوگا، لیکن اگر بیوی اپنے خاوند کو نفع حاصل کرنے سے منع کر دیتی ہے یا پھر اس کی نافرمانی کرتی ہے تو اسے ننان و نفقة کا حقدار نہیں سمجھا جائے گا۔

بیوی کے نفقة کے وجوب کی حکمت :

عقد نکاح کی وجہ سے عورت خاوند کے لیے مجوس ہے، اور خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نکلا منع ہے، تو اس لیے خاوند پر واجب ہے کہ وہ اس کے بدلے میں اس پر خرچ کرے، اور اس کے ذمہ ہے کہ وہ اس کو کفایت کرنے والا خرچ چڑے، اور اسی طرح یہ خرچ عورت کا اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کرنے اور اس سے نفع حاصل کرنے کے بدلے میں ہے۔

ننان و نفقة کا مقصد :

بیوی کی ضروریات پوری کرنا مثلاً کھانا، بینا، رہائش وغیرہ، یہ سب کچھ خاوند کے ذمہ ہے اگرچہ بیوی کے پاس اپنا مال ہو اور وہ غمی بھی ہو تو پھر بھی خاوند کے ذمہ ننان و نفقة واجب ہے۔

اس لیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

(اور جن کے بچے میں ان کے ذمہ ان عورتوں کا روتی کپڑا اور رہائش وستور کے مطابق ہے) البقرۃ(233)

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

(اور کشادگی والا اپنی کشادگی میں سے خرچ کرے اور جس پر رزق کی شکلی ہو اسے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرنا چاہیے) الطلاق(7)۔

سنن نبویہ میں سے دلائل :

حنند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی تھیں نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ابوسفیان اس پر خرچ نہیں کرتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا :

(آپ اپنے اور اپنی اولاد کے لیے جو کافی ہو اچھے انداز سے لے لیا کرو)۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوسفیان کی بیوی حند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی :

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بست حریص اور بخیل آدمی ہے مجھے وہ اتنا کچھ نہیں دیتا جو کہ مجھے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو الایہ کہ میں اس کا مال اس کے علم کے بغیر حاصل کرلوں، تو کیا ایسا کرنا میرے لیے کوئی گناہ تو نہیں؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

تو اس کے مال سے اتنا اچھے انداز سے لے یا کہ جو تمیں اور تمہاری اولاد کو کافی ہو۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (5049) صحیح مسلم حدیث نمبر (1714)۔

جاابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبۃ الوداع کے موقع پر فرمایا :

(تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان سے حاصل کیا ہے، اور ان کی شر مگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ سے حلال کیا ہے، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار کی سزا دو جو زخمی نہ کرے اور شدید تکلیف دہ نہ ہو، اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھے اور احسن انداز سے نان و نفقة اور رہائش (دو) صحیح مسلم حدیث نمبر (1218)۔

ج۔ سکنی یعنی رہائش :

یہ بھی بیوی کے حقوق میں سے ہے کہ خاوند اس کے لیے اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق رہائش تیار کرے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

(تم اپنی طاقت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہاں انہیں بھی رہائش پذیر کرو) الطلاق (6)۔

2۔ غیر مالی حقوق :

ا۔ بیویوں کے درمیان عدل و انصاف :

بیوی یا اپنے خاوند پر حق ہے کہ اگر اس کی اور بھی بیویاں ہوں تو وہ ان کے درمیان رات گزارنے، نان و نفقة اور سکن وغیرہ میں عدل و انصاف کرے۔

ب۔ حسن معاشرت :

خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی سے اچھے اخلاق اور زمی کا بر تاؤ کرے، اور اپنی وسعت کے مطابق اسے وہ اشیاء پیش کرے جو اس کے لیے محبت والفت کا باعث ہوں۔

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(اور ان کے ساتھ حسن معاشرت اور اچھے انداز میں بودباش اختیار کرو) النساء (19)۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

(اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے حق ہیں البقرۃ(228)-

سنن نبویہ میں ہے کہ :

ابو حیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عورتوں کے بارہ میں میری نصیحت قبول کرو اور ان سے حسن معاشرت کا مظاہرہ کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (3153) صحیح مسلم حدیث نمبر (1468)-

اب ہم ذیل میں چند ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت کے نمونے پیش کرتے ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے قدوہ اور اسوہ اور آنڈیل ہیں :

1- زینب بنت ابی سلمہ کرتی ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں تھی تو مجھے ایام حیض شروع ہو گئے جس کی بنابر میں اس چادر سے کھسک کر نکل گئی اور جا کر حیض والے کپڑے پہن لیے، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کنٹے لگے کیا حیض آگیا ہے؟

میں نے جواب دیا جی ہاں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور اپنے ساتھ چادر میں داخل کریا۔

وہ کہتی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ یا کرتے تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہی برتن سے اکٹھے غسل جناہت بھی کیا کرتے تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (316) صحیح مسلم حدیث نمبر (296)-

2- عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جگہ کے دروازہ پر کھڑے دیکھا اور جب شی لوگ اپنے نیزوں سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کھیلا کرتے تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر سے مجھے چھپا کرتے تھے تاکہ میں ان کے کھلی کو دیکھ سکوں، پھر وہ میری وجہ سے وہاں ہی کھڑے رہتے حتیٰ کہ میں خود ہی وہاں سے چلی جاتی، پس تم ایک نو عمر لڑکی کی کامرازہ لگا جو کھلی کو دیکھ سکتی ہے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (443) صحیح مسلم حدیث نمبر (892)-

3- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیٹھ کر نماز پڑھتے اور قرات بھی پیٹھ کر کرتے تھے جب تیس یا چالیس آیات کی قرات باقی رہتی تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع کرنے کے بعد سجہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے اور نماز سے فارغ ہو کر مجھے دیکھتے اگر میں سوئی ہوئی نہ ہوتی تو مجھ سے باہمیں کرتے، اور اگر میں سوچکی ہوئی تو آپ بھی لیٹ جاتے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1068)-

ج- بیوی کو تکلیف سے دوچار نہ کرنا :

یہ اسلامی اصول بھی ہے، اور جب کسی اجنبی اور دوسرے تیسرے شخص کو نقصان اور تکلیف دینا حرام ہے تو پھر بیوی کو تکلیف اور نقصان دینا توبالا ولی حرام ہو گا۔

عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ :

(نہ تو اپنے آپ کو نقصان دو اور نہ ہی کسی دوسرے کو نقصان دو) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2340) اس حدیث کو امام احمد، امام حاکم، اور ابن الصلاح وغیرہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

دیکھیں کتاب : خلاصۃ البدر المنیر (438/2)۔

اس مسئلہ میں شارع نے جس چیز پر تبیہ کی ہے ان میں ایسی مارکی سزا دینا جو شدید اور سخت قسم کی ہو۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبہ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا :

(تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بلشبہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان سے حاصل کیا ہے، اور ان کی شر مگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ سے حلال کیا ہے، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جبے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مارکی سزا دو جو زخمی نہ کرے اور شدید تکلیف دہ نہ ہو، اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھے اور احسن انداز سے نان و نفقة اور رہائش دو) صحیح مسلم حدیث نمبر (1218)۔

## دوم : بیوی پر خاوند کے حقوق :

بیوی پر خاوند کے حقوق بہت ہی عظیم حیثیت رکھتے ہیں بلکہ خاوند کے حقوق تو بیوی کے حقوق سے بھی زیادہ عظیم ہیں اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے :

(اور ان عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق میں جیسے ان مردوں کے میں اچھائی کے ساتھ، ہاں مردوں کو ان عورتوں پر درج اور فضیلت حاصل ہے) البقرۃ (228)۔

جاصص رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ بیان کیا ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں کے ایک دوسرے پر حق ہیں، اور خاوند کو بیوی پر ایسے حق بھی ہیں جو بیوی کے خاوند پر نہیں۔

اور ابن العربی کا کہنا ہے :

یہ اس کی نص ہے کہ مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے اور نکاح کے حقوق میں بھی اسے عورت پر فضیلت حاصل ہے۔

اور ان حقوق میں سے کچھ یہ ہیں :

۱۔ اطاعت کا وجوہ :

اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر حاکم مقرر کیا ہے جو اس کا خیال رکھے گا اور اس کی راہنمائی اور اسے حکم کرے گا جس طرح کہ حکمران اپنی رعایا پر کرتے ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو کچھ جسمانی اور عقلی خصائص سے نواز ہے، اور اس پر کچھ مالی امور بھی واجب کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں) النساء (34)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ (مرد عورتوں پر حاکم اور امیر ہیں) یعنی وہ ان پر حاکم اور امیر ہیں، مطابق اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اطاعت کی جائے گی، اور اس کی اطاعت اس کے اہل و عیال کے لیے احسان اور اس کے مال کی محافظت ہو گی۔

مقاتل، سدی، اور ضحاک رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی ایسے ہی کہا ہے۔ دیکھیں تفسیر ابن کثیر (1/492)۔

**ب۔ خاوند کے لیے استناد ممکن بنانا :**

خاوند کا بیوی پر حق ہے کہ وہ بیوی سے نفع حاصل کرے، جب عورت شادی کر لے اور وہ جماع کی اہل بھی ہو تو عورت پر واجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو عقد نکاح کی بنا پر خاوند کے طلب کرنے پر خاوند کے سپرد کر دے۔

وہ اس طرح کا اسے مراد اکرے اور عورت اگر مطالبه کرے تو اسے حسب عادت ایک یادوں کی ملت دے کہ وہ رخصتی کے لیے اپنے آپ کو تیار کر لے کیونکہ یہ اس کی ضرورت ہے اور یہ بہت ہی آسان سی بات ہے جو کہ عادتاً معروف بھی ہے۔

اور جب بیوی جماع کرنے میں خاوند کی بات تسلیم نہ کرے تو یہ منوع ہے اور وہ کبیرہ کی مرتبہ ہوئی ہے، لیکن اگر کوئی شرعی عذر ہو تو ایسا کر سکتی ہے مثلاً حین، یا فرضی روزہ، اور بیماری وغیرہ ہو۔

ابو حیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جب مرد اپنی بیوی کو اپنے مستر پر بلا لے اور بیوی انکار کر دے تو خاوند اس پر رات ناراضگی کی حالت میں بسر کرے تو صحیح ہونے تک فرشتہ اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (3065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1436)۔

**ج۔ خاوند جسے ناپسند کرتا ہوا سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دینا :**

خاوند کا بیوی پر یہ بھی حق ہے کہ وہ اس کے گھر میں اسے داخل نہ ہونے دے جسے اس کا خاوند ناپسند کرتا ہے۔

ابو حیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(کسی بھی عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ خاوند کی موجودگی میں (نفل) روزہ رکھے لیکن اس کی اجازت سے رکھ سکتی ہے، اور کسی کو بھی اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ لیکن اس کی اجازت ہو تو پھر داخل کرے) صحیح بخاری حدیث نمبر (4899) صحیح مسلم حدیث نمبر (1026)۔

سلیمان بن عمرو بن احوص بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ جزو الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حدود شابیان کی اور وعظ و نصیحت کرنے کے بعد فرمایا:

(عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور میری نصیحت قبول کرو، وہ تو تمہارے پاس قیدی اور اسیر ہیں، تم ان سے کسی چیز کے مالک نہیں لیکن اگر وہ کوئی فخش کام اور نافرمانی وغیرہ کریں تو تم انہیں بستروں سے الگ کر دو، اور انہیں مار کی سزا دو لیکن شدید اور سخت نہ مارو، اگر تو وہ تمہاری اطاعت کر لیں تو تم ان پر کوئی راہ تلاش نہ کرو، تمہارے تمہاری عورتوں پر حق ہیں اور تمہاری عورتوں کے بھی تم پر حق ہیں، جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو، اور نہ ہی اسے اجازت دے جسے تم ناپسند کرتے ہو، خبردار تم پر ان کے بھی حق ہیں کہ ان

کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور انہیں کھانا پینا اور رہائش بھی اچھے طریقے سے دو) سنن ترمذی حدیث نمبر (1163) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1851) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

جاپر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان سے حاصل کیا ہے، اور ان کی شر مگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ سے حلال کیا ہے، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جبے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار کی سزا دو جو زخمی نہ کرے اور شدید تکلیف دہ نہ ہو، اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھے اور حسن انداز سے نان و نعمت اور رہائش دو) صحیح مسلم حدیث نمبر (1218)۔

دخان و نعمت کے بغیر گھر سے نکلا:

دخان و نعمت کے بغیر گھر سے دخان و نعمت کے بغیر نہ نکلے۔

شاғیہ اور خابد کا کہنا ہے کہ: عورت کے لیے اپنے بیمار والد کی عیادت کے بغیر نہیں جاسکتی، اور دخان و نعمت کو اس سے منع کرنے کا بھی حق ہے۔۔۔ اس لیے کہ دخان و نعمت کی اطاعت واجب ہے تو واجب کو ترک کر کے غیر واجب کام کرنا جائز ہے۔

۱- تادیب: دخان و نعمت کی نافرمانی کے وقت اسے اچھے اور حسن انداز میں ادب سکھائے نہ کہ کسی برائی کے ساتھ، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اطاعت نہ کرنے کی صورت میں علیحدگی اور بلکی سی مار کی سزا دے کر ادب سکھانے کا حکم دیا ہے۔

علماء اخاف نے چار موقع پر عورت کو مار کے ساتھ تادیب جائز قرار دی ہے جو مندرجہ ذیل میں:

۱- جب دخان و نعمت کے بغیر بنا و سُنگار کرے اور بیوی اسے ترک کر دے

۲- جب بیوی طہر کی حالت میں ہو اور دخان و نعمت سے مباشرت کے لیے بلائے تو بیوی انکار کر دے۔

۳- نماز نہ پڑھے۔

۴- دخان و نعمت کے بغیر گھر سے نکلے۔

تادیب کے جواز پر دلائل:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

(اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بد دماغی کا تمہیں ڈر اور خدشہ ہو انہیں نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑو، اور انہیں مار کی سزا دو) النساء (34)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

(اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں) التحریم (6)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

قادر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : آپ انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دیں ، اور اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی کرنے سے روکیں ، اور ان پر اللہ تعالیٰ کے احکام نافذ کریں ، انہیں ان کا حکم دیں ، اور اس پر عمل کرنے کے لیے ان کا تعاون کریں ، اور جب انہیں اللہ تعالیٰ کی کوئی معصیت و نافرمانی کرتے ہوئے دیکھیں تو انہیں اس سے روکیں اور اس پر انہیں ڈالنیں ۔

ضحاک اور مقاتل رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسی طرح کہا ہے :

مسلمان کا حق ہے کہ وہ اپنے قریبی رشتہ داروں ، گھروالوں اور اپنے غلاموں اور لومنڈیوں کو اللہ تعالیٰ کے فرائض کی تعلیم دے اور جس سے اللہ تعالیٰ منع کیا ہے وہ انہیں سکھاتے ۔

دیکھیں تفسیر ابن کثیر (392/4) ۔

و- یہوی کا اپنے خاوند کی خدمت کرنا :

اس پر بہت سے دلائل میں جن میں سے کچھ کا ذکر تو اور پر بیان ہو چکا ہے ۔

شیع الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

یہوی پر اپنے خاوند کی اچھے اور حسن انداز میں ایک دوسرا کی مثل خدمت کرنا واجب ہے ، اور یہ خدمت مختلف حالات کے مطابق ہوتی ہے ، تو ایک دیجاتی عورت کی خدمت شہر میں بیسے والی عورت کی طرح نہیں ، اور اسی طرح ایک طاقتور عورت کی خدمت کمزور اور ناتوان عورت کی طرح نہیں ہو سکتی ۔

دیکھیں الفتاوی الکبری (561/4) ۔

ز- عورت کا اپنا آپ خاوند کے سپرد کرنا :

جب عقد نکاح مکمل اور صحیح شروع کے ساتھ پورا اور صحیح ہو تو عورت پر واجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کر دے اور اسے استنایع و نفع اٹھانے دے ، اس لیے کہ عقد نکاح کی وجہ سے عوض خاوند کے سپرد ہونا چاہیے ، جو کہ استنایع اور نفع کی صورت میں ہے ، اور اسی طرح عورت بھی عوض کی مستحق ہے جو کہ مهر کی صورت میں دیا جاتا ہے ۔

ح- یہوی کی اپنے خاوند سے حسن معاشرت :

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ) البقرۃ (228) ۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا : یعنی ان عورتوں کے لیے حسن صحبت ، اور اچھے اور حسن انداز میں معاشرت بھی ان کے خاوندوں پر اسی طرح ہے جس طرح ان پر اللہ تعالیٰ نے خاوندوں کی اطاعت واجب کی ہے ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے :

ان عورتوں کے لیے یہ بھی ہے کہ ان کے خاوندان میں تکلیف اور ضرر نہ دیں جس طرح ان عورتوں پر خاوندوں کے لیے ہے۔ یہ امام طبری کا قول ہے۔

اور ابن زید رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں :

تم ان عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس سے ڈرو، جس طرح کہ ان عورتوں پر بھی ہے کہ وہ بھی تمہارے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور ڈریں۔

اور معنی قریب سب ایک ہی ہے، اور مندرجہ بالا آیت سب حقوق زوجت کو عام ہے۔

دیکھیں تفسیر القرطبی (123/3-124/-)۔

واللہ اعلم۔